سرکاری رپورٹ گیارھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ بروز اتوار 24 ستمبر 1995ء بمطابق 27 ربیع الثانی 1416 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲۔	دعا مغفرت	۳
۳۔	وقفہ سوالات (سوالات موخر کئے گئے)	۳
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۴
۵۔	تحریک التواء نمبر ۱ منجانب عبدالواسع	۵
۶۔	تحریک التواء نمبر ۲ منجانب مولانا عبدالباری (مسترد)	۱۴
۷۔	تحریک التواء نمبر ۳ منجانب میر ظہور حسین کھوسہ (محرک نے زور نہیں دیا)	۲۲

جلد یانیز دہم شمارہ چہارم

(الف)

1- جناب اسپیکر ______ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ____ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی ______ اختر حسین خاں

2 جوائنٹ سیکریٹری (قانون) ___ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)
صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔	نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔	جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔	شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔	میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔	ملک گل زمان کاسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔	میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔	ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج واقاف زکوٰۃ
۸۔	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔	مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔	مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔	مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔	ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔	مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔	مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔	سردار ثناء اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔	میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔	حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔	نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔	نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔	میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔	سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بیاڈواسا
۲۳۔	سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔ عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔ ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔ مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔ مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات / مستونگ
۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔ مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

اجلاس مورخہ 24 ستمبر 1995ء بمطابق 27 ربیع الثانی 1416 ہجری

(بروز اتوار)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر

بوقت تین بجکر تیس منٹ (سہ پہر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ہ الَّذِيْ
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ہ

ترجمہ :- بہت بابرکت ہے وہ خدا جس کے ہاتھ بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ جس نے موت اور حیات اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے "جو غالب اور بخشنے والا ہے۔"

جناب اسپیکر : شیر جان صاحب نے رول نمبر38 (2) کے تحت اپنا سوال واپس لے لیا ہے۔ اب رخصت کی درخواستیں۔ رخصت کی اگر کوئی درخواست ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

مسٹر اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) : نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب نے ناسازی طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار نواب خان ترین صوبائی وزیر سرکاری دورے پر لورالائی گئے ہوئے ہیں لہٰذا انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار ثناء اللہ خان زہری وزیر بلدیات کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اور انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : ڈاکٹر عبدالمالک صاحب صوبائی وزیر تعلیم۔ مکران ڈویژن کے دورے پر تشریف لے گئے ہیں۔ انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر محمد صادق عمرانی : جناب اسپیکر صاحب کل پرسوں خیر آباد میں ہماری پارٹی کے ایک کارکن کو قتل کیا گیا اس کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر! جمیعت العلمائے اسلام کے ناب صدر مولانا عبدالواحد صاحب وفات پاچکے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب ان دونوں مرحومین اور جتنے بھی وفات پا چکے ہیں ان سب کے لئے دعا کریں۔

(ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

مسٹر محمد صادق عمرانی : (پوائنٹ آف آرڈر)۔ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر : ابھی تک تو کوئی مسئلہ شروع نہیں ہوا ہے کیسا پوائنٹ آف آرڈر

مسٹر محمد صادق عمرانی : ایک منٹ کے لئے میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں وقفہ سوالات کے بعد آپ بات کریں۔ ابھی تشریف رکھیں جی۔ اب وقفہ سوالات ہے مولانا عبدالباری صاحب اپنا سوال نمبر دو سو چونسٹھ دریافت فرمائیں (متعلقہ وزیر جام محمد یوسف صاحب موجود نہیں تھے)

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر میرے خیال میں چونکہ متعلقہ منسٹر جام یوسف صاحب آج نہیں ہیں بعض ایسی چیزیں ہیں جو متعلقہ وزیر صاحب سے میں پوچھنا چاہتا ہوں اس لئے میری تجویز ہے کہ مہربانی فرما کر میرے سوال موخر کر دیں۔ جب وزیر صاحب آجائیں تو اسی دن رکھیں۔

جناب اسپیکر : مولانا عبدالباری صاحب کے سوال آئندہ اجلاس کے لئے موخر کئے جاتے ہیں۔

سیکریٹری اسمبلی : مسٹر ارجن داس بگٹی ڈپٹی اسپیکر صاحب اپنی والدہ کی علالت کے باعث ڈیرہ بگٹی میں مقیم ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : میر خان محمد جمالی صوبائی وزیر خوراک۔ کراچی تشریف لے گئے ہیں انہوں نے مورخہ چوبیں اور ستائیس ستمبر کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التواء نمبر1

جناب اسپیکر : مولانا عبدالواسع صاحب اپنی تحریک التواء نمبر ایک ایوان میں پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع : بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ مورخہ بائیس ستمبر کو روزنامہ جنگ کوئٹہ میں صوبائی وزیر داخلہ کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس کا تراشہ منسلک ہے اس میں انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ کراچی میں اسلحہ کی اسمگلنگ میں بلوچستان کی حکومت ملوث ہے۔ کراچی جو پاکستان کا ایک بہت بڑا شہر ہے اور تجارت کا مرکز ہے جہاں کافی عرصہ سے خون خرابہ ہو رہا ہے اور اب تک کئی بے گناہ جانیں ضائع ہوگئی ہیں جس سے سارے ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے بلوچستان جو ایک پر امن صوبہ ہے اور وہ کراچی کو اسلحہ

سپلائی کر رہا ہے جو کہ ایک اہم اور فوری اہمیت کا حامل مسئلہ ہے لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر : تحریک التواء یہ ہے کہ مورخہ بائیس ستمبر کو روزنامہ جنگ کوئٹہ میں صوبائی وزیر داخلہ کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس کا تراشہ منسلک ہے اس میں انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ کراچی میں اسلحہ کی اسمگلنگ میں بلوچستان کی حکومت ملوث ہے۔ کراچی جو پاکستان کا ایک بہت بڑا شہر ہے اور تجارت کا مرکز ہے جہاں کافی عرصہ سے خون خرابہ ہو رہا ہے اب تک کئی بے گناہ جانیں ضائع ہو گئی ہیں جس سے سارے ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے بلوچستان جو ایک پر امن صوبہ ہے اور وہ کراچی کو اسلحہ سپلائی کر رہا ہے جو کہ ایک اور فوری اہمیت کا حامل مسئلہ ہے لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ اپنی تحریک التواء کی ایڈمیزابیلٹی پر بات کریں۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر! جیسا کہ کل اور آج جنرل نصیراللہ خان بابر وفاقی وزیر داخلہ کے بیانات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کراچی کے حالات خراب کرنے اور قتل و غارت کے سلسلے میں وہاں بلوچستان کے راستے سے اسلحہ اسمگل کیا جا رہا ہے۔ جناب اسپیکر یہ بات اگر صحیح ہے بلکہ یقیناً" صحیح ہوگی کیونکہ وزارت داخلہ یا ہوم ڈیپارٹمنٹ اس معاملے کا نگران ہے اور صوبائی وزیر داخلہ نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ اگر کسی دوسرے شخص یا کسی دوسرے ایم پی اے یا کسی دوسرے وزیر کی جانب سے ایسا کہا جاتا تو شاید اس میں شک و شبہ ممکن تھا یا کہا جا سکتا تھا کہ یہ الزام تراشی ہے لیکن جناب اسپیکر یہاں تو ایک ذمہ دار متعلقہ وزیر اس کا اعتراف کرتے ہیں اور صاف صاف بیان دیتے ہیں کہ اس میں چیف منسٹر۔ وزراء حضرات سیکریٹری صاحبان اور افسران ملوث ہیں لہٰذا جناب اسپیکر یہ فوری اہمیت کا ایک مسئلہ ہے اس سے ہمارے

ملک کی سلامتی وابستہ ہے۔ جناب اسپیکر۔ آج کل آپ کراچی کے حالات دیکھ رہے ہیں مرکزی حکومت اور چاروں صوبوں کی حکومتیں کوشش کر رہی ہیں کہ اس مسئلہ کا حل کیا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف تو حکومت کی طرف سے ایک گروپ کو اسلحہ فراہم کرکے دوسرے گروپ کو مروایا جا رہا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے یہ حکومت کے اپنے پیدا کردہ حالات ہیں کل بابر صاحب کے بیان پر رد عمل کا اظہا کرتے ہوئے صوبائی وزیر داخلہ گزین خان مری صاحب نے جو بیانات دیئے ہیں وہ بالکل حقائق پر مبنی ہیں۔ جناب اسپیکر اگر یہ بات صحیح ہے اس اہم مسئلہ کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے کہ اس میں کون ملوث ہیں اس میں جو منسٹر جو سیکریٹری چیف منسٹر یا دوسرا کوئی وزیر ملوث ہوں کیونکہ یہ عمل ملک توڑنے اور ملک دشمنی کے مترادف ہے ملک کو خراب کرنے کے لئے یہ سب کچھ کیا جارہا ہے۔ جناب اسپیکر ان کو عہدوں سے ہٹا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ والسلام

نوابزادہ گزین مری (وزیر داخلہ) : جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں اپنی اسٹیٹمنٹ کی وضاحت کروں گا۔ اس سلسلہ میں صحافی حضرات کو میرا مشورہ ہے کہ میں ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بیانات توڑ مروڑ کر شائع نہ کیا کریں کم از کم میں نے آج تک دیکھا کہ غلط بیان شائع کرنے پر کسی صحافی کی Accountibility کی ہو یا کسی صحافی کی Sue کیا گیا ہو۔ ان کے ہاں ایک ایسا شعبہ ضرور ہونا چاہئے۔ کیونکہ کم از کم یہ میری ذمہ داری ہے۔ بے شک میں نے بات کی ایک نہیں بلکہ چار پانچ صحافی تھے ایک نہیں تھا۔ انہوں نے سلسلہ چھیڑا کہ جی آپ کے پاس اختیارات نہیں ہیں میں نے کہا جی بالکل نہیں ہیں جو میں نے کہا اس کی میں وضاحت دے سکتا ہوں دلیل دے سکتا ہوں اس کے علاوہ ایف سی اور دریجی کی بات چھڑی میں نے کہا جی میں نے فلور آف دی ہاؤس پر بھی کہا ہے۔ کہ یہ میرے نالج میں نہیں ہے۔ اور واقعی جب میری نالج میں جو بات نہیں ہے میں کیسے کہوں کہ میرے نالج میں۔ جہاں تک چیف منسٹر یا دوسرے

منسٹرز کا سلسلہ ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ کہہ رہے ہیں اسلحہ جا رہا ہے تو آپ روکتے کیوں نہیں ہیں کیا آپ کو پاور نہیں ہے اکاؤنٹ ایبلٹی کرنے کی میں نے کہا رونا تو اسی بات کا ہے کہ مجھے پاورز ڈیلگمٹ نہیں کئے گئے پھر جوابدہی اور احتساب کیسے ہو۔ انہوں نے کہا اس کے ذمہ دار کون ہیں۔ میں نے کہا میں ذمہ دار نہیں بلکہ مجھ سے سپیریرز اس کے ذمہ دار ہیں میں نے ہرگز کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ وہ اس میں ملوث ہیں اور اس کے ذمہ دار ہیں ظاہر ہے اگر آپ کسی چیز میں انٹرسٹ نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اس میں ملوث ہیں اس سلسلہ سے ہٹ کر کنفرنٹیشن کی بات ہوئی۔ ظاہر ہے میری جو Grieviences ہوں گی ان کو ہٹانے کا مجھے حق ہے۔ انٹیریئر منسٹر خود تسلیم کرتے ہیں اور میرے پاس اس کا کوئی پروف بھی نہیں ہے کہ میں گواہ دیتا ہوں کراچی اسلحہ جا رہا ہے۔ ہاں فریکوئنٹ روٹس ہمارے پاس دو ہیں جو بلوچستان سے اسلحہ سندھ جا رہا ہے انفریکوئنٹ روٹس کے متعلق چیف منسٹر نے کراچی کے لاء اینڈ آرڈر سیچوایشن کے بارے میں کسی میٹنگ میں بتایا تھا کہ تیس پینتیس روٹس ہیں۔ اسلحہ تو جاتا ہے یہ اسلحہ کوئی ایریل روٹس سے تو یقیناً" سپلائی نہیں ہوتا ہے بلوچستان سے اسلحہ جا رہا ہے تو کوئی نہ کوئی اس میں ملوث ہوگا فرنٹیئر سے اسلحہ جا رہا ہے تو اس میں بھی کوئی نہ کوئی ملوث ہوگا ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ جب ٹرک یا بس کو ٹریپ کرتے ہیں۔ تو کوئی نہ کوئی اس میں ملوث ہے آپ بتائیں آج تک کوئی بھی اسلحہ پکڑا گیا ہے اس تہہ تک ہم پہنچے ہیں کون اس میں ملوث ہے۔ معلوم کیوں نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ کیا ہے تو مولانا صاحب میں پھر اس چیز پر تنقید کرتا ہوں میں نے بالکل یہ کہا ہے کہ اسلحہ بلوچستان سے جا رہا ہے میں نے یہ کبھی کہا کہ ہمارے منسٹر صاحبان۔ منسٹر صاحبان' تو میں بھی ایک سب سے زیادہ اس ڈیپارٹمنٹ کا اور ان چیزوں کا ذمہ دار ہوں۔ میں اپنے کو خود کنڈیم کر رہا ہوں اور اپنے کو خود وکٹم قرار دے رہا ہوں' قصوروار قرار دے رہا ہوں۔ میں نے بالکل ایسا کوئی ذکر نہیں کیا کہ چیف منسٹر ملوث ہے۔ ہاں یہ کہا ہے کہ مجھ سے سپیریئر

ہیں اگر یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو میرے سے زیادہ ان کے نالج میں ہوگا۔ کیوں کہ مجھے اب تک پاور ڈیلیگیٹ نہیں کی گئی ہیں۔ مزید آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ ہاں اس کے علاوہ ....

مولانا عبدالواسع : (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! میں ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر کے بارے میں وزیر داخلہ صاحب نے انہوں نے کہا ہے یا نہیں اخبار والوں نے یہ لکھا ہے سندھ کو اسلحہ کی فراہمی کے ذمہ دار وزیر اعلیٰ اور اعلیٰ آفسر ہیں اگر اخبار والوں نے غلط لکھا ہے تو اگر ہمارے چیف منسٹر صاحب پر الزام تراشی ہے تو اخبار والوں کو سزا دینی چاہئے۔ اور وزیر داخلہ صاحب نے کہا ہے تو اس کے ذمہ دار آپ ہیں۔ جناب اسپیکر اس بیان سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

وزیر داخلہ : جناب اسپیکر مسئلہ یہ تھا کہ کچھ عرصہ پہلے ہمیں اسلام آباد بلائے گئے نارکوٹک سے متعلق۔ ہمارے جنرل صاحب ان کو ہم جنرل بمباٹ بھی کہتے ہیں۔ ان کے اتنے بیلنس اسٹیٹمنٹ نہیں ہیں یہ میں افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ وہ کہہ رہے ہیں یہ جو بلوچستان میں روٹ بنا ہوا ہے یہ ہیرون اور یہ جو کافی چیزیں آرہی ہیں آپ لوگ روکتے کیوں نہیں ہیں۔ میں نے کہا جنرل صاحب یہ تو ممکن نہیں ہے۔ جو لوگ اس دھندے میں ملوث ہیں وہ لوگ اس میں جان اور سر کی بازی بھی لگا رہے ہیں اس میں اتنا پرافٹ ہے جو کونٹر کر رہے ہیں ان کے لئے اس میں ان سنٹیو کیا ہے جب تک ان کے لئے کوئی ان سنٹیو نہیں ہوگا یہ کبھی بھی نہیں رکے گا انہیں کافی تجاویز بھی دی ہیں اور وہ ایران کی فورس کے ساتھ بھی لڑ چکے ہیں کئی چیزیں ہیں ہمارے پاس مالی وسائل بھی لیمیٹڈ ہیں اور پلاننگ بھی ہماری ایسی ہے کہ جب ہم میٹنگ میں بیٹھتے ہیں یا کیبنٹ میں بیٹھتے ہیں باتیں کافی اچھی کرتے ہیں میں نے آج تک نہیں دیکھا جو ہم کہتے ہیں اس میں سے پانچ فیصد پر بھی عمل درآمد ہوسکے۔ مہربانی سر۔

مسٹر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اچھا ہے کہ آپ نے اعتراف بھی

کرلیا۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ مجھے اتنے اختیارات نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں بحث کے لئے ہم نے اسے ابھی منظور نہیں کیا ہے۔

ظہور حسین خان کھوسہ : جناب والا میں تھوڑا سا اگر اتنا کہہ دوں کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ صوبائی حکومت ناکام ہے کیونکہ منسٹر صاحب نے اعتراف کرلیا ہے ایک حد تک اسلحہ یہاں سے جارہا ہے میرے اختیارات میں نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ صوبائی حکومت ناکام ہوچکی ہے یہاں سے ہتھیاروں اور امیونیشن کو آگے لے جانے کی روک تھام میں میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر : قائد ایوان اس بارے میں اگر کچھ وضاحت کرنا چاہیں تو صورت حال واضح ہوجائے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر! مولانا صاحب کی یہ تحریک التواء ویسے بھی میں اس کے انتظار میں تھا کہ اپوزیشن بنچوں سے آنے والی ہے کیوں کہ ہمارے ہوم منسٹر نے جو اسٹیٹمنٹ دی تھی جس کے بارے میں وہ اب بھی کہتے ہیں کے میں نے کہا نہیں ہے۔ لیکن پریس والوں نے تو چھاپی ہے۔ اس کے متعلق میں توڑی سی بریفنگ دے دوں۔ آپ کو یہ بتادوں کہ میں نے آج اسمبلی آنے سے پہلے ڈیٹیل ہوم ڈیپارٹمنٹ سے95ء جنوری سے اگست 1995ء تک جتنے بھی آرمز اور امیونیشن پکڑے گئے ہیں ان کی لسٹ منگوائی ہے اب یہ کہنا کہ ہم چیک نہیں کرتے ہیں اور یہاں سے اسلحہ سندھ جارہا ہے یا ہمارے بلوچستان کے اندر کئی علاقے ہیں انہیں بھی اسلحہ جا رہا ہے اور صرف یہ کہنا کہ اسلحہ خالی سندھ جا رہا ہے یا کہیں اور جا رہا ہے۔ لیکن یہاں بھی جو ہمارے قبائلی نواب اور سردار ہیں وہ بھی اسلحہ منگواتے ہیں ان کی اپنی بھی مجبوری ہے ان کی دشمن داری ہے لڑائی جھگڑے ہیں وہ اسلحہ منگواتے ہیں۔ اس کے بارے میں ہمارے کھوسہ صاحب کو علم ہوگا اگر آپ اجازت دیں میں یہ

لسٹ آپ کو پڑھ کر سنادوں جو اسلحہ جنوری 1995 سے لے کر اگست 1995ء تک پکڑا گیا ہے اس صوبے میں۔

جناب اسپیکر : جی پڑھیں۔

قائد ایوان : جنوری 1995ء سے لے کر اگست 1995ء تک 102 کلاشنکوف - 13'187 کلاشنکوف کے راؤنڈ۔ 371 'رائفلیں۔ 7690 رائفل کے راؤنڈ۔ 99 شارٹ گن۔ 654 شارٹ گن کے راؤنڈ۔ 300 پسٹل۔ 8'528 پسٹل کے راؤنڈ۔ 36 ریوالور 244 ریوالور کے راؤنڈ۔ 40 سب مشین گن۔ 1'20246 سب مشین گن کے راؤنڈ۔ 6 ایل ایم جی۔ 398 ایل ایم جی کے راؤنڈ۔ 120 راکٹ لانچر ز۔ 82 سیون شیل 18- ٹرپل بور مشین گن 7- 312 اس کے راؤنڈ مختلف کیلبر کے راؤنڈ ہیں۔ 34'137- ٹیول پوائنٹ سیون اے اے گن 12'518 اور 137 اس کے باکسز۔ فورٹین پوائنٹ پائیو اے اے گن کے 1991 راؤنڈ 221 باکسز۔ 530 میگزین پانچ سو تیس میگزینز۔ 7'62 کے چار ہزار پانچ سو سینتالیس راؤنڈز۔ 75 ملی میٹر کے اٹھارہ باؤنڈز۔ بیالیس ملی میٹر کے 144 باؤڈز۔ راکٹ لانچر کے 121 فیوزز۔ کارٹیجز چودہ ہزار ایک سو چوہتر۔ میجر ریکوریز جو اس دوران ہوئی ہیں۔ 95-2-21 کو ایف سی نے آٹھ کلاشنکوف۔ ایک ایل ایم جی ایک پسٹل - چودہ سو باسٹھ راؤنڈز۔ پندرہ میگزین پندرہ پیر۔ آر پی جی قلعہ عبداللہ سے پکڑے ہیں۔ 95-4-11 پانچ کلاشنکوف۔ ایک رائفل ایک ہزار پچاس راؤنڈز۔ چار ہزار ساٹھ رائفل راؤنڈز۔ بھی قلعہ عبداللہ سے پکڑی گئی ہیں۔ 95-4-25 کو دو رائفل ایک شارٹ گن - ایک کلاشنکوف دو سو اٹھانوے راؤنڈز چھ میگزین ڈیرہ بگٹی سے پکڑی گئیں۔ 82 ایم ایم مارٹر گن۔ چھتیس مبردو ہزار کلاشنکوف کے راؤنڈز۔ ٹوٹو پاؤنٹ سیون گنز کے آٹھ نمبر ژوب سے پکڑے گئے۔ 95-7- کو ایف سی اور لیوز نے 28 رائفلیں پانچ سب مشین گن 31 پسٹل بائیس ہیلڈاز سات سو ستائیس راؤنڈز۔ پچاس باکسز جس میں دو ہزار گولیاں ایک ایک باکس میں تھی اور آٹھائیس میگزین لورالائی

سے پکڑے 95-8-8 کو ایف سی نے چھ پسٹل - نو شارٹ گن ایک کلاشنکوف جعفر آباد سے پکڑے۔ 95-8-24 کو ایک سب مشین گن ایک ایل ایم جی ایک رائفل چالیس راکٹ لانچر چھ پسٹل ایک سو اٹھانوے میگزین کے بارہ ہزار پانچ سو اکسٹھ کے راؤنڈز چھ پسٹل اور انتیس فیوز چمن سے پکڑے۔ یہ میجر ریکوریز ہیں جو لیویز نے پکڑی ہیں۔ آٹھ رائفل چھ شارٹ گن ایک سو بیالیس راؤنڈ جعفر آباد سے کڑے چار کلاشنکوف ایک رائفل چوراسی راؤنڈ بارکھان سے کرے۔ چار رائفل دو کلاشنکوف پشین سے پکڑے۔ تین کلاشنکوف ایک رائفل قلعہ سیف اللہ سے پکڑے - سات رائفل دو شارٹ گن کلاشنکوف ریکوریز جو پولیس نے کی ہیں - 95-2-21 کو پولیس اور کسٹم نے 47 رائفل - 59 میگزین۔ 28 ہزار مکس راؤنڈ سبی سے پکڑے گئے۔ 95-4-7 کو پولیس نے سو مارٹر شیل بیس کمنن شیل چار سو راکٹ شیل دو راکٹ لانچز۔ چار رائفلیں نو میگزین تیس ہزار مکسڈ راؤنڈ پنجپائی سے پکڑے۔ 95-8-19 کو پولیس نے دو کلاشنکوف چار رائفلیں تین پسٹل تین ہزار پانچ سو راؤنڈ کوئٹہ سے پکڑے۔

اب اگر ہمارے مولانا صاحب کہتے ہیں کہ اسلحہ کی اسمگلنگ ہو رہی ہے تو اتنا اسلحہ پکڑنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اگر وزیر اعلیٰ اور اس کی کابینہ بھی اس میں ملوث ہے اس کے افسر بھی ملوث ہیں تو اس کے پکڑنے کی کیا ضرور تھی۔؟ تو یہ سب ہم کراچی بھجوا دیتے - اس کے علاوہ جناب...... (مداخلت)

مولانا عبدالواسع : پوائنٹ آف آرڈر

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں۔ اس وقت میں چیئر کر رہا ہوں آپ تشریف رکھیں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب مولانا صاحب کو بھی بولنے دیں۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر اس کے علاوہ فیڈرل گورنمنٹ کے وزیر داخلہ کا بیان بھی اخبار میں پڑھا ہوگا ہم سب ہال میں موجود یہ اسٹیٹمنٹ پڑی ہے۔ اگر یہ حکومت اسلحہ سندھ کو فراہمی میں ملوث ہوتی تو کیا آپ سمجھتے ہیں کیا فیڈرل گورنمنٹ اس حکومت کو رہنے دیتی؟ اگر ہم نے دو سال میں سندھ حکومت کو اسلحہ سپلائی کیا ہوتا۔ کیا وفاقی حکومت کی اتنی ایجنسیز ہیں ملٹری انٹیلیجنس ہے۔ آئی ایس آئی ہے انٹیلیجنس بیورو ہے کیا یہ سب آنکھیں بند کر کے بیٹھے تھے؟ کہ کسی صاحب کی حکومت اس کے وزراء اس کے افسران اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ میں ایک پریس ریلیز پڑھتا ہوں جو کہ ہمارے ہوم منسٹر نے دیا ہے جو اخبار میں چھاپی نہیں گئی ہے۔ کراچی کو غیر قانونی اسلحہ کے بارے میں گزشتہ دنوں اخبارات نے میرے بیان کو توڑ مروڑ کر اور سیاق و سباق کے بغیر شائع کیا ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ میرا بیان یہ تھا کہ بلوچستان کے راستے سے کراچی کو اسلحہ اسمگل ہو رہا ہے جس کی تصدیق جناب مرکزی وزیر داخلہ کے بیان جو مورخہ 23 ستمبر 95 کے اخبارات میں شائع ہوئی۔ جس میں اس امر کی تصدیق کی گئی ہے کہ بلوچستان کے ایک دو راستوں سے اسلحہ کراچی اسمگل ہو رہا ہے جہاں تک صوبائی حکومت کی طرف سے میرے اوپر الزام تراشی کے بارے میں مرکزی وزیر داخلہ کا بیان لئے تو وہ سراسر غلط ہے میں نے نہ تو صوبائی حکومت نہ صوبائی وزیر اعلیٰ۔ افسران پر کوئی الزام لگائے ہیں اگر ایسا ہوتا تو مجھ میں اتنی اخلاقی جرات ہے کہ میں نام بھی برملا لے سکوں۔ میرا مقصد میرے مذکورہ بالا بیان سے یہ تھا کہ میں اس بات کی نشاندھی کروں کہ کچھ راستوں پر مزید سخت نگرانی کی ضرورت ہے کہ مزید اسلحہ کراچی نہ جاسکے۔ تو جناب اسپیکر صاحب شاید پریس نے میرے وزیر داخلہ کا بیان غلط چھپا ہو۔ یا وزیر داخلہ خود بھی وضاحت کر رہے ہیں کہ انہوں نے یہ بیان اخباروں میں دیا نہیں ہے جو اخباروں میں چھاپا گیا ہے۔ جہاں تک اس تحریک کا سوال ہے اس کا جواب ہم نے دیا ہے مولانا صاحب کو دیا ہے اپ کو ڈیٹیل بھی بتا دی

اور میں اس فورم کے تھرو دوبارہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر میری حکومت اس خون خرابے کا حصہ بنتی ہے جو کراچی میں ہو رہا ہے یا اس آگ پر ہم مزید تیل چھڑکنے کا سوچ رہے ہیں تو یہ بے بنیاد ہے مولانا صاحب ان کا احترام کرتے ہیں مذہبی آدمی ہیں مسجد میں نماز بھی پڑھاتے ہیں۔ اور ایسے الزام لگانا ان کے لئے مناسب بھی نہیں ہے اگر اخبار میں کوئی غلط بات چھاپ دی ہے تو مولانا صاحب کو کوئی صحیح طریقے سے تحریک التواء لانی چاہئے۔ شکریہ جناب۔

جناب اسپیکر : رولنگ! چونکہ وزیر داخلہ نے اپنے بیان کی تردید کی اور تمام تر الزامات اخبار والوں پر ڈال دیئے ہیں اس لئے تحریک التواء کو قاعدہ نمبر 72 (ج) کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر : مولان عبدالباری صاحب تحریک التواء نمبر 2 پیش کریں۔

مولانا عبدالباری : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تحریک یہ ہے کہ ایکس ستمبر کو کچلاک میں انتظامیہ نے اشتعال انگیز کارروائی کرکے مقامی قبائل کی زمینات پر تعمیر شدہ مقامی لوگوں کے مکانوں کو مسمار کر دیا اور کئی افراد کو گرفتار کیا جو کہ انتہائی فوری اہمیت کا حامل معاملہ ہے اس لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایکس ستمبر کو کچلاک میں انتظامیہ نے اشتعال انگیز کارروائی کرکے مقامی قبائل کی زمینات پر تعمیر شدہ مقامی لوگوں کے مکانوں کو مسمار کر دیا اور کئی افراد کو گرفتار کیا جو کہ انتہائی فوری اہمیت کا حامل معاملہ ہے اس لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ اس کی ایڈمیزبلٹی پر روشنی ڈالیں۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر جیسا کہ آپ اور سب ایوان کو معلوم ہے کہ پانچ چھ سال سے قبائل اور گورنمنٹ کے درمیان میں ایک تنازعہ چلا آرہا ہے جس میں

سریاب سرہ غڑگئی اور چشمہ اچوزئی اور کچلاک وغیرہ کی زمینات جو مقامی آباد کار اس میں وہ بھی شامل ہے تو یہ جس طرح جناب اسپیکر دنیا کی تمام زمینوں کا ایک طریقہ کار ہے ایک وہ ہوتا ہے جو بیبودہ زمین اس کی سرکار کے کاغذات میں وہ کسی نہ کسی کی ملکیت ہوگی اس کا مالک گورنمنٹ ہوگی یا عوام۔ تو کاغذات کی بنیاد پر اس کی ملکیت کو معلوم کرنا پڑتا ہے جہاں تک غیر بیبودہ بیرواں زمین ہیں۔ اس پر کئی سالوں سے یہ جھگڑا چلا آرہا ہے اس جھگڑے اور اس تنازعے کو حل کرنے کے لئے پچھلی حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل کی۔ جس میں اسمبلی کے نمائندگان شامل تھے۔ ملک سکندر ایڈووکیٹ جو اس وقت اسپیکر تھے نواب اسلم رئیسانی جو اس وقت وزیر خزانہ تھے اور کئی صاحبان بھی تھے میرے خیال میں کمشنر وغیرہ بھی تھے تو انہوں نے حالات کا جائزہ لئے وہاں جو زمینیں ہیں ان کے پس منظر معلوم کرکے یہ رپورٹ تیار کرکے کیا گیا تھا یہ جو غیر بیبودہ یا بلا بیبودہ زمینیں ہیں یہ مقامی قبائل کی ملکیت ہیں یہ اس کے لئے ایک اور اس کی تقسیم کے لئے ایک فارمولا بنایا تھا جو کہ عام ایک فارمولا ہوتا ہے کہ وہی زمینیں کاریزات کی بنیاد پر یا چشموں کی بنیاد پر تقسیم ہو جاتی ہیں لیکن وہی الاٹمنٹ چلتی آرہی تھی بعد میں ایک اور کمیٹی بنی۔ اس میں میرے خیال میں چیف منسٹر تھے اور کئی صاحبان تھے وہی کمیٹی نے اپنا کام اور اپنی رپورٹ مکمل نہیں کی تھی یہاں سے بیس تاریخ کو ہمارے جو کوئٹہ ڈویژن کی انتظامیہ ہے شاید کچھ دن انہوں نے پہلے فیصلہ دیا تھا کہ اکیس ستمبر کو بلڈوزر بھجوائے جس پر مقامی آباد کار آباد ہے انگریزوں کے دور سے یہ زمین انہوں کی ملکیت تھی انگریزوں کے دور میں یہی زمینیں یہ لوگ اپنی چراگاہوں اور رہائش کے لئے استعمال کرتے رہتے تھے۔ تو اس دن اکیس تاریخ کو یعنی جمعرات کے دن کچلاک کے کچھ لوگ ہمارے پاس آئے تھے تو میں نے کہا اس وقت کی جو گورنمنٹ تھی اس نے اسمبلی کے فلور سے ایک کمیٹی تشکیل کی تھی۔ جو انہوں نے فیصلہ دیا تھا کہ یہ زمین کبھی بھی گورنمنٹ کی ملکیت نہیں تھی۔ بلکہ یہ قومی پدری زمینیں ہیں جو ان کی ملکیت بنتی ہیں تو

میں نے اس دن کمشنر صاحب کو فون کیا اور نئے کمشنر کو سارا حال احوال بتا دیا اور وہ وفد جو ہمارے پاس آئے میں نے کمشنر کو بھجوا دیا کمشنر صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی کہ یہ عمل ہم روک دیں گے تاکہ عوام اور انتظامیہ کے درمیان جھڑپ نہ ہوجائے عوام میں ایک اشتعال اور انتشار پیدا نہ ہوجائے یہی وفد جب کچلاک پہنچ گئے تو کچلاک میں بلڈوزر بھی کھڑے تھے پولیس والے بھی کھڑے تھے اور انتظامیہ کے جو سربراہان تھے وہ بھی کھڑے تھے ان کے درمیان مذاکرات شروع ہوئے مذاکرات میں انتظامیہ نے لوگوں سے کہا کہ جس طرح آپ لوگوں نے چیف سیکریٹری سے ملاقات کی ہے ملک عبدالعلی کاکڑ کی سربراہی میں کمشنر اور انتظامیہ سے میٹنگ کی ہے تو یہ تیس تاریخ کو ہم اس کا فیصلہ کریں گے ابھی یہ جو عمل ہے ہم اس کو روک دیں گے اس پر مذاکرات ہو رہے تھے انتظامیہ اور قبائل کے جو سربراہان ہیں عین مذاکرات کے دوران ان بلڈوزر کو چلایا۔ او۔ جو علاقہ تھا اس کو مسمار کر دیا اور علاقے کو محاصرے وہاں جو علاقے کے گھر ان کو مسمار کر دیا رپورٹ کے مطابق تیس پینتیس گھر انہوں نے مسمار کر دیا ہے اور وہ لوگ جو لوگوں کی طرف سے مذاکراتی ٹیم تھی وہ حیلے اور بہانے سے ان کو پکڑا۔ تھانے پر لایا تقریباً" انہوں نے تیس آدمیوں کو پکڑا ہے اس رات دوبارہ کمشنر صاحب سے یہ بات ہوئی طے یہ پایا جب حالات سازگار نہ ہوں آپ لوگ گھروں کو مسمار نہ کریں انتظامیہ اپنے لئے مشکلات پیدا نہ کرے۔ لوگوں میں اشتعال اور انتشار پیدا نہ کرے تو آپ لوگوں نے یہ عمل کیسے شروع کیا ہے۔ وفد کو یقین دلایا اس وفد میں یہ مقامی لوگ ہیں تو کمشنر نے کہا کہ یہ گورنمنٹ کا فیصلہ ہے کہ یہاں کے جو گھر ہیں اس کو مسمار کرے یہ جو بتایا ہے یہ جو قبضہ گر ہے اور پھر انتظامیہ سے بات ہوئی اور انتظامیہ نے بات کی۔ کہ ہم چاہتے ہیں کہ جو قبضہ گر ہیں اس کے گھروں کو یا جو ان کے قلعے ہیں ہم ان کو چھوڑنا چاہتے ہیں تو یہ عوام اور انتظامیہ کے درمیان یہ چپقلش یہ انتشار ہے جناب اسپیکر ہروقت ہم لوگوں نے عوامی گورنمنٹ کو یہ مشورہ دیا ہے کہ کبھی بھی ایسا عمل نہ

کرے عوام کے درمیان آپ کے خلاف نفرت موجود ہے محبت آپ کے ساتھ نہیں ہے اور۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ مختصر کریں آپ اس کی ایڈمیزابیلٹی پر بول رہے ہیں یہ بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب والا پولیس ان کو تھانے میں لایا یا دو کمرے میں پڑے ہوئے تھے بعد میں مقامی انتظامیہ نے حکم دیا ان کو ایک کمرے میں پابند کریں ایسے چھوٹے کمرے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ انگریزوں نے ہمارے ساتھ یا عوام کے ساتھ اتنا جبرو تشدد ظلم نہیں کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت ایسے مسائل کو اس طریقے سے حل نہیں کراسکتی ہے بلکہ آپ لوگ اپنے لئے خود مسائل پیدا کرنا چاہتے ہیں ابھی بھی لوگ احتجاج پر ہیں کل سے احتجاج پر ہیں وہاں دکانیں بند پڑی ہوئی ہیں۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ صرف یہ واقعات بیان کریں کہ آپ کی یہ تحریک کس طرح ایڈمیزیبل ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر اس وقت یہ فوری اہمیت کا فوری مسئلہ ہے عوام اور انتظامیہ اور عوام کے درمیان اور جھڑپ اور اشتعال کا خطرہ ہے اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ جس طرح پہلے بھی کمیٹی تشکیل ہوئی تھی یہ قانون کا بھی مسئلہ ہے اس میں ریونیو کا بھی مسئلہ ہے یہ عوامی نوعیت کا مسئلہ ہے یہ سب کا مسئلہ ہے یہ کسی فریق کا مسئلہ نہیں ہے نہ کسی کی ملکیت ہے ہماری اس ملکیت سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ عوام کا مسئلہ ہے لہٰذا اس تحریک کو بحث کے لئے منظور کرکے اور اس پر بحث ہونی چاہئے۔

جناب اسپیکر : وزیر ریونیو یا وزیر قانون

محمد ایوب بلیدی (وزیر ریونیو) : جناب مجھے تو اس کا علم نہیں ہے میں نے اخبارات میں پڑھا ہے میں تحقیقات کرکے اور معلومات کر کے یہ بتا سکتا ہوں مولانا

صاحب نے جو بتایا ہے مجھے اس کا علم نہیں ہے میں نے اخبار میں پڑھا ہے جو زمینداروں نے پریس کانفرنس کیا تھا۔ انتظامیہ کے خلاف باقی جو گھروں اور دکانوں کو مسمار کیا ہے مجھے اس کا علم نہیں ہے میں ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دیتا ہوں وہ تحقیقات کر کے بتائے گا پھر مولانا صاحب کو بتا سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر : کوئی اور معزز وزیر جو حکومت کی جانب سے اس کی وضاحت کر سکے۔؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) : جناب اسپیکر جیسا کہ یہ مسئلہ مولانا صاحب نے کہا کافی عرصے سے اس اسمبلی میں ہم لوگوں نے بحث مباحثہ کیا اس سے پہلے بھی اس کے لئے کمیٹیاں بنتی رہی ہیں جو کہ حل طلب سوال ہے کہ بلا بیمودہ زمینیں کس کی ہیں کس کی نہیں ہیں چونکہ ابھی اس فیصلے تک کوئی نہیں پہنچ سکا ہے میرے خیال میں واقعی اس پر ایسی سخت کارروائی ہونی چاہئے شاید وہ کچھ جلدی میں ہوئی ہے میرا جہاں تک خیال ہے کہ آپ کی کمیٹی میں بھی ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ یہ کس کی زمین ہے جو لوگ چالیس سال سے آباد ہیں ان کو بلڈوز کرنا یہ جلدی نہیں ہونی چاہئے تھی اس وقت انتظار کرنا چاہئے تھا جب تک یہ فیصلہ نہیں ہوتا ہے کیونکہ فیصلہ تمام بلوچستان کے لئے اس صوبے کے تمام علاقوں کے لئے ہے جس پر یہ فیصلہ ہونا باقی ہے کہ بلا بیمودہ زمینیں ہیں یا بیمودہ زمین ہے سرکار کی ہے یا عوام کی ہے جب کہ قبائل اس پہاڑ پر اس زمین پر جو بنجر ہے اس کے پتھر' کاریز' اس کی جنگلی لکڑی پر وہ اپنا حق جتاتے ہیں جو صدیوں سے چلا آرہا ہے اب یہ فیصلہ کرنا کہ گورنمنٹ کہتی ہے کہ میری ہے عوام کہتی ہے کہ میرا ہے یہ میرے خیال میں کافی کمیٹیاں بیٹھی ہیں اور کمیٹی کے فیصلے سے پہلے اس پر ایسی کارروائی نہیں ہونا چاہئے اور اب جو ہوئی ہے اس کا تدارک ہونا چاہئے۔

جناب اسپیکر : میر طارق محمود کھیتران

میر طارق محمود کھیتران (وزیر بہبود آبادی) : جناب اسپیکر میں بھی اس معاملے کے بارے میں تھوڑا سا کہنا چاہوں گا اس مسئلہ پر یہ تو ہر موضع کا اپنا قانون ہوتا ہے جس کو مسل حقیقت کہتے ہیں یہ جگہ ہر موضع کا اپنا قانون ہے کسی موضع میں مختلف ہے اور اسی موضع میں اور اگر اس موضع کا قانون آپ اگر اٹھا کر دیکھیں اس میں یقیناً" وضاحت ہوگی کہ بلا بیہودہ علاقہ۔ ہمارے علاقے کا جہاں تک میرے ضلع کا تعلق ہے وہاں جس پہاڑ کے دامن میں جہاں بندوبستی زمین ہے۔ جس کی بندوبست ہو چکی ہے اس کے سیدھ میں پہاڑ کا ٹکڑا کسی بنجر حصے کا بھی اس زمین کے مالک کا حق بنتا ہے اگر وہ الاٹ منٹ کرنا چاہے اس کو الاٹ ہوتا ہے اگر مال چرائی کرے بھی پتھر اٹھے بھی۔ درخت کاٹے بھی۔ کوئی جنگلی درخت یہ اس زمیندار کا حق بنتا ہے اس کے علاوہ اگر اس موضع میں کوئی شاملات ہے جو بھی زمیندار ایک موضع سے متعلق ہیں وہ شاملات سب کی مشترکہ ہے پر ایکٹرا ایوریج کے تحت۔ شکریہ جناب

جناب اسپیکر : آپ حمید خان صاحب تشریف رکھیں کیونکہ اس کو بحث کے لئے ابھی منظور نہیں کیا گیا ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی) : اسپیکر صاحب میرے خیال میں اس پوائنٹ کی وضاحت کی مزید ضرورت ہے۔ اگر ہم وزیر بلدیات کا انتظار کرتے ہیں۔ کہ وہ اس سلسلے میں اپنی مکمل رپورٹ اس ہاؤس کو دے دیں۔ اور اس کے مندرجات ٹرمز آف ریفرنس وغیرہ بالکل واضح طور پر ان کے سامنے بتلا دینا چاہئے کہ یہ ٹرمز آف ریفرنس ہے۔ جہاں تک زمینداروں کے حقوق کا تعلق ہے۔ یہ بات آج تک ....

جناب اسپیکر : حمید صاحب زمینداروں کے حقوق کا مسئلہ ابھی تک زیر بحث نہیں ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس مسئلے کو ہاؤس کے سامنے رکھتے ہیں۔ چونکہ اس پر سرکاری بینچز کی طرف سے کافی بحث ہو چکی ہے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر جہاں تک کچلاک کا مسئلہ ہے۔ یا کسی کے زمینوں کے حق کا مسئلہ ہے۔ جو ریونیو ریکارڈ ہے اس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ یہ سرکاری زمینیں ہیں۔ اور اس کی ملکیت ہے۔ اگر کوئی کلیم کرتا ہے کہ یہ سرکار کی نہیں ہے یہ میری زمین ہے کورٹ Avilable ہے اس کو کورٹ میں وہ جاکر کلیم کر سکتا ہے کہ یہ زمین میری ہے غلطی سے ریکارڈ میں حکومت کے نام پر چلی گئی ہے۔ اس کو واپس ٹرانسفر کیا جائے۔ راستہ کھلا ہے لیکن اس مسئلے کے لئے کمیٹی پہلی بھی بنی ہے اور اب دوبارہ کمیٹی بنائیں کمیٹی یہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جب اسٹیٹ کہتی ہے کہ یہ زمینیں میری ہیں جو کلیمنٹ ہے اس کا فرض ہے کہ وہ کورٹ میں جاکر دعویٰ کریں اور اپنا حق کورٹ سے مانگیں کہ غلطی سے ریکارڈ ٹرانسفر ہو گیا ہے۔ اور میرا حق مجھے ملے۔ کچلاک کی زمین کا جہاں تک تعلق ہے اس کی انکوائری میں ضرور کروں گا لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ کئی دفعہ اسٹیٹ کی زمینوں پر لوگ غیر قانونی طور پر بلڈنگ بنا کر قبضہ کرکے گھر بنا کر دکانیں بنا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ تو سرکار پہلے نوٹس دیتی ہے کہ آپ مہربانی کرکے اس کو خالی کریں اگر نہیں کرتی ہے تو پھر یہ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کو صاف کرے کیونکہ یہاں بھی سڑک چوڑی کرنی ہوتی ہے یا کوئی اور کام کرنا ہوگا۔ تو اس کی انکوائری کروا دوں گا کیونکہ مسئلہ Basically کچلاک ہے اور میں مولانا صاحب کو بھی اطلاع دے دوں گا۔

مولانا عبدالباری : انفارمیشن اور اطلاع کے لئے وہ فیصلہ میرے پاس پڑا ہے وہ لوگ ہائی کورٹ گئے تھے۔ ہائی کورٹ نے مقامی لوگوں کے حق میں فیصلہ دیا ہے اور دوسری بات جو فوری نوعیت کی ہے وہ یہ ہے کہ لوگ تھانے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہاں پر لوگ احتجاج پر ہیں۔ اور ان کی سمجھ میں یہ ہے کہ یہ ہماری زمینیں ہیں۔ اور جب انہوں نے ایکشن لیا ہے۔ انتظامیہ نے بغیر نوٹس۔ دوسری بات کہ کورٹ نے فیصلہ دیا ہے۔ انتظامیہ نے کیوں بغیر نوٹس ایکشن کیوں لیا ہے۔ تو اس کے لئے جو درپیش

مسئلہ ہے۔ اس کے لئے کمیٹی ہو جائے یا ابھی اعلان کریں تاکہ جو گرفتار شدہ افراد ہے ان کو رہا کیا جائے۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ (وزیر ماہی گیری) : جناب اسپیکر اگر اجازت ہو بولنے کی۔

جناب اسپیکر : جی بولیں۔

وزیر ماہی گیری : جناب اسپیکر جیسا کہ مولانا صاحب نے یہ فرمایا کہ ہائی کورٹ نے جو وہاں کے زمیندار ہے یا وہاں کے جو لوگ ہیں۔ ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اگر انتظامیہ نے یا جو بھی ہے کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں اگر انہوں نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے ہائی کورٹ کی ججمنٹ کی تو توہین عدالت پروسیڈنگ ان کے خلاف ہو اگر یہ لوگ تھانے میں حبس بے جا میں ہے یہ بھی میرے خیال میں ہت عزت کا دعویٰ دائر کریں اس تھانہ دار کے خلاف یا جو بھی ہے میرے خیال میں اگر ہم قانون کو اپنائے نہ تو ہم کسی کے اختیارات میں مداخلت کرسکتے ہیں اور جو شہری حقوق ڈٹرمائن ہے وہ کسی نہ کسی طریقے سے بھی ویلیٹ نہ ہونگے لیکن ایک چیز کی جب عدالت نے فیصلہ دے دیا میرے خیال میں جو بھی انتظامیہ اس کو جرات بھی نہیں کہ وہ عدالت کے فیصلہ کے خلاف قدم اٹھائیں اگر کسی تھانیدار نے کسی شہری کو بغیر کسی جرم کے تھانے میں بیٹھا دیا ہے۔ میرے خیال میں اس کے لئے فیس میں دوں گا کہ وہ اس تھانے دار کے خلاف حبس بے جا کی دعویٰ دائر کریں تاکہ آئندہ کوئی بھی ایسا جرات نہ کریں۔ لیکن جیسا کہ ہمارے فاضل دوست نے فرمایا تھا کہ یہاں جو یونیفارم لاء ہے کہ جتنے بھی لینڈ ہے وہ اس اسٹیٹ کے ہیں۔ ہم کیوں اس طرح کہتے ہیں کہ یہ فلاں ضلع کی ہے یہ فلاں علاقے کی ہے ان چیزوں کو ہم کنٹرول کریں۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر : چونکہ سرکاری بینچوں کی جانب سے تحریک التواء کی مخالفت نہیں کی گئی اور ان کے جانب سے بھی اس کو فوری اہمیت کا حامل مسئلہ قرار دیا گیا۔

اور وزیر اعلیٰ نے بھی کچلاک کے مسئلے پر انکوائری کی یقین دہانی کرائی ہے لیکن چونکہ یہ مجموعی طور پر ہر وقت اس مسئلے پر بحث ہوتی رہی ہے۔ اگر اسمبلی کی اجازت ہو تو اس تحریک کو قرارداد میں تبدیل کر دیا جائے۔ اور اگلی پرائیوٹ ممبر کے دن اس پر بحث کی جائے۔ اگر اسمبلی اس کی اجازت دے۔

میر طارق محمود کھیتران (وزیر بہبود آبادی) : جناب اسپیکر اس میں پہلے یہ تحقیقات ہونی چاہئے کہ ممکن سپریم کورٹ میں گئی ہو۔ اور ہم عدالت میں مداخلت نہ کر رہے ہو۔

جناب اسپیکر : اگر یہ کورٹ میں ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب یا گورنمنٹ اس کی انفارمیشن اسمبلی کو دے گی۔ اگر یہ کورٹ میں تھی تو اس پر بحث نہیں ہو سکتی ہے۔ بہر حال اسمبلی اجازت دے تو اس کو قرارداد میں تبدیل کر کے اگلے پرائیوٹ ممبرڈے میں اس پر بحث کی جائے۔ آیا منظور ہے۔؟

(مذکورہ تحریک التواء کو قرارداد کی شکل میں پیش کرنے کی منظوری دی گئی)

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر اگر کچلاک کے ساتھ وغیرہ کا لفظ اضافہ کیا جائے تو بہتر ہوگا.........

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں اس پر میں نے کہہ دیا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کچلاک کے مسئلے پر انکوائری کی یقین دہانی کرائی ہے۔

مولانا عبدالباری : وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہیں بسم اللہ کریں۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر ابھی یہ کوئی فورم نہیں کہ میں اٹھ کر اعلان کروں کہ جس کو کسی نے پکڑا ہوا ہے اس کو رہا کریں۔ مجھے کیا معلوم ہیں کہ اس کو کس لئے پکڑا ہے کیا (ایف - آئی - آر) ہے ان کے خلاف یہ کوئی فورم تو نہیں کسی کو جیل میں ڈالنے کا یا کسی کو جیل سے رہا کرنے کا اتنے تو اختیارات تو نہیں ہوں گے ابھی۔

جناب اسپیکر : تحریک التواء نمبر 3 میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب پیش

کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر میں درج ذیل فوری اہمیت عامہ کے حامل معاملہ پر تحریک کا نوٹس دیتا ہوں۔ معاملہ یہ ہے کہ حیرالدین تا ماجھی پور ضلع جعفر آباد کے روڈ کی تعمیر کے لئے سابق (ایم۔ این۔ اے) میربنی بخش کھوسہ نے مرکز کے تعمیر وطن پروگرام سے فنڈز مختص کرائے تھے مذکورہ روڈ تعمیراتی کام ٹھیکیدار نے ایک ماہ پہلے کام شروع کیا اور مکمل بھی کرلیا۔ جلد از جلد تعمیراتی کام شروع کرنے سے کام بالکل ناقص بنایا گیا ہے اور روڈ بنتے ہی ٹوٹ گیا ہے۔ میرے علاقہ کے حالیہ دورہ روڈ کے معائنہ کے دوران اس کام کو بالکل ناقص پایا۔ اس کام کو دو ٹھیکیداروں میں تقسیم کیا گیا تھا جبکہ دوسرا حصہ پر ٹھیکیدار نے کام شروع نہیں کیا ہے۔ اور یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ دوسرا حصہ کے کام کو ٹھیکیدار کرے گا بھی یا نہیں خیال ہے کہ ٹھیکیدار کسی بہانہ سے رقم کو غبن کرے گا۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ حیرالدین تا ماجھی پور ضلع جعفر آباد کے روڈ کی تعمیر کے لئے سابق (ایم۔ این۔ اے) میربنی بخش کھوسہ نے مرکز کے تعمیر وطن پروگرام سے فنڈز مختص کرائے تھے مذکورہ روڈ تعمیراتی کام ٹھیکیدار نے ایک ماہ پہلے کام شروع کیا اور مکمل بھی کرلیا۔ جلد از جلد تعمیراتی کام شروع کرنے سے کام بالکل ناقص بنایا گیا ہے اور روڈ بنتے ہی ٹوٹ گیا ہے۔ میرے علاقہ کے حالیہ دورہ روڈ کے معائنہ کے دوران اس کام کو بالکل ناقص پایا۔ اس کام کو دو ٹھیکیداروں میں تقسیم کیا گیا تھا جبکہ دوسرا حصہ پر ٹھیکیدار نے کام شروع نہیں کیا ہے۔ اور یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ دوسرا حصہ کے کام کو ٹھیکیدار کرے گا بھی یا نہیں خیال ہے کہ ٹھیکیدار کسی بہانہ سے رقم کو غبن کرے گا۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر : جناب کھوسہ صاحب اس کے ایڈمیز ایبلٹی پر مختصراً" بات

کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اسپیکر صاحب میں مختصراً" یہ عرض کروں گا کہ یہ ویسے یہ کام بی اینڈ آر کے تھرو تو نہیں ہو رہا ہے۔ یہ اسلام آباد سے فنڈ آیا تھا اور لوکل گورنمنٹ کے تھرو کام ہو رہا ہے تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے اس کام کو تو ابھی انہوں نے شروع کیا ہے اور ایک ماہ کے اندر ایک حصہ کوئی تین کلومیٹر ہے انہوں نے روڈ بنایا ہے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک معمولی ٹھیکیدار نے اس کو نہ ڈامبر اچھی طرح ڈالا ہے نہ اچھی طرح بجری ڈالا ہے اور نہ ہی کمپیکشن کیا ہے اور اس کو مکمل کیا ہے اور شاید Pay ment بھی اس کو ہو گئی ہے اور دوسرا حصہ چار کلو میٹر کا ہے اس کے اوپر تھوڑے سے پتھر رکھے گئے ہیں باقی سارے کا سارا ویسا پڑا ہوا ہے میرا زیادہ زور نہیں ہے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ روڈ اگر خراب ہے تو اس کو صحیح بنایا جائے اس کی تحقیقات کرائی جائے اور اگر خراب ہے تو اس کو ٹھیک کرایا جائے اور ڈامبر وغیرہ صحیح ڈالوایا جائے دوسرا نمبر یہ ہے کہ جو دوسرا حصہ ہے چار کلو میٹر کا پیسے بھی اس کو ایڈوانس دیئے جا چکے ہیں اس کام کو بھی شروع کرایا جائے میں اس کی یقین دہانی لینا چاہتا ہوں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر صاحب ایک تو یہ چیز واضح ہو گئی کہ لوکل گورنمنٹ کے تھرو یہ سڑک بن رہی ہے۔ اور لوکل گورنمنٹ کا طریقہ کار میرے علم میں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل جو ہے ان کے تھرو یہ فنڈز گئے ہوں گے اور چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل نے اس کا کنٹرکٹ کیا ہوگا کسی کو تو ناقص سڑک بن رہی ہے میں لوکل گورنمنٹ کے سیکریٹری کو انشاء اللہ کل صحیح احکامات جاری کر دیتا ہوں کہ وہ انسپکٹ بھی کرے اور اس چیئرمین کے خلاف جس نے یہ ٹھیکہ دیا ہے جو اس کی نگرانی نہیں کر رہا اس کے خلاف بھی کارروائی کریں۔

جناب اسپیکر : آپ اپنی تحریک پر زور دیتے ہیں۔

ظہور حسین کھوسہ : نہیں

جناب اسپیکر : محرک اپنے تحریک پر زور نہیں دیتے۔

(محرک نے اپنی تحریک التواء پر زور نہیں دیا)

جناب اسپیکر : مسٹر کچکول علی صاحب اپنی قرارداد نمبر8 پیش کریں۔

مسٹر کچکول علی (وزیر ماہی گیری) : جناب اسپیکر صاحب یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ اورماڑہ کے مقامی ماہی گیروں کو لنگر انداز ہونے کی وہی سہولتیں فراہم کرے جو کہ تاریخی طور پر انہیں پاکستان نیوی کی جیٹی کی تعمیر سے پیشتر میسر تھیں لیکن اب پاکستان نیوی کی جیٹی کی تعمیر کی وجہ سے اورماڑہ کے ماہی گیر ایک قدرتی فراہم کردہ سہولت سے محروم ہوگئے ہیں۔

لہٰذا یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان نیوی اپنے خرچ پر ایک اور جیٹی اورماڑہ کے ماہی گیروں کے لئے تعمیر کروائے یا حکومت پاکستان جیٹی کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کرے تاکہ یہ مسئلہ مستقل طور پر حل ہوسکے۔

جناب اسپیکر : قرارداد جو پیش کی گئی کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ اورماڑہ کے مقامی ماہی گیروں کو لنگر انداز ہونے کی وہی سہولتیں فراہم کرے جو کہ تاریخی طور پر انہیں پاکستان نیوی کی جیٹی کی تعمیر سے پیشتر میسر تھیں لیکن اب پاکستان نیوی کی جیٹی کی تعمیر کی وجہ سے اورماڑہ کے ماہی گیر ایک قدرتی فراہم کردہ سہولت سے محروم ہوگئے ہیں۔

لہٰذا یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان نیوی اپنے خرچ پر ایک اور جیٹی اورماڑہ کے ماہی گیروں کے لئے تعمیر کروائے یا حکومت پاکستان جیٹی کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کرے تاکہ یہ مسئلہ مستقل طور پر حل ہوسکے۔

مسٹر کچکول علی (وزیر ماہی گیری) : جناب والا آپ کو پتہ ہے کہ جو اورماڑہ ہے یہ بلوچستان کی کوسٹ ہے وہاں کی زیادہ تر آبادی ماہی گیر ہے اور انہوں کی ذریعہ معاش بھی ماہی گیری پر ہے اورماڑہ میں جو نیوی بیس تعمیر کی جارہی ہے اور وہاں کی جو آبادی ہے اور جتنے ماہی گیر ہیں مجھے یاد ہے چیف منسٹر صاحب جب گئے تھے اورماڑہ میں میں نے وہاں نیوی کے جو ذمہ دار افسران تھے میرے پاس وہ لیٹر بھی ہے کیونکہ وہاں یہی ہماری ماہی گیروں نے یہ کہا تھا اگر یہاں جیٹی بنادیں گے اسی جگہ کے علاوہ کوئی اور جگہ نہیں ہے پھر ہم لوگ اپنی یہ کشتیاں وغیرہ انہیں کہاں لنگر انداز کریں گے میں نے اسی وقت ایک لیٹر یکم دسمبر1993ء کو لکھا کہ آپ لوگ مہربانی کریں جو آپ لوگ نیوی بیس بنارہے ہیں ہمیں آپ لوگوں نے کنسلٹ کی ہے یا نہیں کی ہے ایک مہربانی کردیں یہاں جو ملازم ہیں نیوی میں ہمیں اکاموڈیٹ کرلیں اور یہاں جو جیٹی بنارہے ہیں اس میں یہ پرویژن ہو کہ ہمارے جتنے ماہی گیر ہیں وہ اپنی جہاز لنگر انداز کرلے اس سلسلے میں پھر یہ ہوا تھا کہ ہم نے ایک ڈی اولیٹر تھرو سی ایس 4-6-95 کو بھیج دیا تھا منسٹری ڈیفنس کو کہ آپ لوگ جو یہ تعمیر کر رہے ہیں کیونکہ ہمیں یہ اپروچ کیا تھا وہاں اورماڑہ کے جو ماہی گیر ہیں انہوں نے ایک لیٹر لکھا تھا کہ ابھی یہ کام تو تیزی سے شروع ہے اور اگر ان سے آپ لوگوں نے یہ مسئلہ طے کیا ہماری جتنی آبادی ہے ہمیں مجبوراً" یہاں سے مائیگریٹ کرنا ہے کیونکہ ہم سارے ماہی گیر ہیں ایسا ہوا سی ایس صاحب نے کیا کیا ڈیفنس منسٹری کو ایک ڈی او لیٹر لکھا کہ آپ لوگ مہربانی کریں انہیں یہاں جگہ دیں کیونکہ انہیں اور کوئی سہارا نہیں تو اس پر سر کیا گیا ہے کہ ایڈمرل منصور الحق نے 23 اگست کو ہمارے چیف منسٹر صاحب کو ایک لیٹر لکھا ہے اگر آپ اجازت دیں۔

جناب اسپیکر : جی آپ کے قرارداد سے مطمئن ہیں میرے خیال میں واضح ہے۔

مسٹر کچکول علی : جناب میرا مطلب یہ ہے کہ میں اس اسمبلی سے کیونکہ وہاں کے لوگوں کی جو زیست ہے وہ ماہی گیری پر ہے یہ سفارش کرے فیڈرل گورنمنٹ سے کہ یا کہ وہ جیٹی ہے اس میں وہ پرویژن ڈال دے کہ یہاں ہمارے ماہی گیر اپنی جو انہوں نے کی کشتیاں ہیں وہاں لنگر انداز کرلیں جیسا کہ ایڈمرل نے لکھا ہے کہ چونکہ ہمارے ڈیفنس کا مسئلہ ہے ہم لوگ وہاں انہیں جگہ نہیں دیں گے میرے خیال میں تو اس نے لکھا ہے کہ بلوچستان حکومت ہمیں فنڈز دیں تاکہ ہم لوگ اس کے لئے کچھ کرلیں میرے خیال میں بلوچستان حکومت کی اتنی سقت نہیں ہے اور اس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہاں ایک جیٹی بنادے اور فیڈرل گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اس نے جب وہاں نیوی بیس تعمیر کی وہاں کے جو ماہی گیر ہیں وہاں کی جو بنیادی زندگی اس پیشہ سے ہے اگر انہوں نے وہاں الٹرنیٹ جگہ نہیں بنادی میں کہتا ہوں کہ وہ کسی نا کسی طریقے سے مائیگریٹ کریں گے اور ان کے جو فطری حقوق ہے متاثر ہوں گے اس لئے میں اسمبلی کے سارے ممبران سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس کو Support کرے تاکہ ہم فیڈرل گورنمنٹ سے یہ رجوع کریں اور ان کا یہ حساس مسئلہ حل فرمائیں مہربانی۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اسپیکر میں کچکول علی کے اس قرار داد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں ویسے قرار داد پیش کی گئی ہے ہمارے اس ملک میں کافی ایوان ہے مگر سب سے بڑا اعلیٰ با اختیار ایوان جو ہے وہ فوج کا ہے جناب اسپیکر اس کے بارے میں شاید کچھ لوگ کہیں دین کے بارے میں کچھ کہا جائے کوئی شخص گستاخی کرے اس ملک میں اس کو معافی دی جاسکتی ہے مگر فوج کے بارے میں کسی نے گستاخی کی تو یہاں پر کوئی معافی کے قابل نہیں ہوگا اور یہاں کے لوگ اپنی وضاحتوں کے لئے اس فوج کے سامنے محتاج ہے وہ محتاجی ان کی اپنی وقتی وزارتوں کے لئے ہو یا ان کے روزمرہ کے دن کاٹنے کے لئے ان کی محتاج ہو اس فوج کے سامنے محتاج ہے کچھ کہہ بھی

نہیں سکتے ایک ہمارے علاقے میں کچھ قومیں ہیں جن پر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ جو بیوی ہوتی ہے وہ اپنے دیور کا نام کبھی نہیں لیتی تو بری فوج زمین پر قابض ہے فضائی فوج فضا پر قابض ہے بحری جو ہے وہ اب آکر پانی پر قابض ہوگئی ہے جناب اسپیکر کافی سنگین مسئلہ ہے اور ماڑہ کا یہ جو ھاربر یا نیول جو پروجیکٹ بن رہا ہے شروع میں یہ ہوتا تھا کہ وہاں پر قدرتی طرح کی ایک جیٹی بنی ہوئی تھی جس سے وہاں کے ماہی گیر یہاں پر نہ مرکزی حکومت سے یہ توقع ہے کہ ہمیں روزگار فراہم کرے گی مقامی لوگوں کا پیدا کردہ یا قدرت کی طرف سے ان کو جو وسائل ملے ہیں روزگار کے وہ بھی ان سے بند کئے جارہے ہیں نیول فورٹ جو وہاں پر شفٹ کیا گیا ہے اس کے علاوہ وہاں پر بلوچستان کے مسائل پر جھینگا جو پوری دنیا میں مانا جاتا ہے اس کی بھی اب ماہی گیروں کو ان کے پکڑنے کے لئے مسائل پیدا ہوگئے جب سے نیوی کا فورٹ وہاں پر شفٹ ہوا ہے جناب اسپیکر ان لوگوں کے لئے جو ماہی گیر ہے اس سے روزگار کماتے تھے اپنے بچوں کے پیٹ پالتے تھے ان لوگوں کے لئے مشکلات پیدا ہوئی کہ نیول نے باقاعدہ وہاں پر زمین اپنے نام پر الاٹ کی گئی ہے اور ماڑہ جو وہاں کا قدیم شہر ہے اس کو بھی نیوی نے اپنے نام پر الاٹ کیا ہوا ہے اب مصیبت یہ ہے کہ شاید ایک دن اور ماڑے کے لوگوں کو اس گاؤں سے منتقل کرنا پڑے کسی اور جگہ پر کیونکہ فوج کے سامنے نہ ہماری بیوروکریسی بول سکتی ہے نہ ہمارے حکمران اس کے سامنے بول سکتے ہیں سب بے بس ہیں چاہے وہ کسی کی زمین الاٹ کرے چاہے کسی کا سمندر الاٹ کرے چاہے کسی کا قبرستان الاٹ کرے اس کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے تو میں جناب کچکول علی کی اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر : کوئی اور معزز رکن ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) :

جناب اسپیکر صاحب یہ واقعی اگر بعض لوگوں کو بے روزگار بنایا جاتا ہے یا بے دخل

کیا جاتا ہے تو اس کے لئے کوئی متبادل نظام ہونا چاہئے کیونکہ ایک بہت بڑی آبادی کی انحصار عرصہ دراز سے اسی پر ہے اور اگر ان کو بے دخل کردیا گیا یا تو وہی پر کوئی انتظام کرادے یا کوئی متبادل جگہ ان کے لئے بنادیں اور ان کے گاؤں کے لئے فراہم کردیں تاکہ یہ لوگ اپنے گھر سے بے گھر نہ ہوں اور بے روزگار نہ ہوں میں اس کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) : جناب اسپیکر صاحب میں اس کی بھرپور تائید کرتا ہوں کیونکہ گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ لوگوں کو روزگار فراہم کرے جبکہ یہاں اورماڑہ میں قدرتی ایک سہولت تھی وہاں ایک قدرتی جیٹی بنی ہوئی تھی اس پر انہوں نے نیول بیس بنایا لیکن وہاں کے لوگ جو اس سے متاثر ہورہے ہیں ان لوگوں کو کہاں لے جائیں گے روزگار فراہم کرنے کی بجائے ان کا روزگار چھینا جارہا ہے یہاں آبادی کا مسئلہ ہے آبادی یا تو شفٹ ہوگی یا بھوک سے مریں گے تو اس لئے یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ایجنسیوں کا فرض ہے جنہوں نے یہ منصوبہ شروع کیا ہے کہ ان کو متبادل جیٹی اس طرح سہولیات جو پہلے تھے اس کے برابر بنا کر دیدیں تاکہ ان کے روزگار متاثر نہ ہو۔

Thank you very much

میر ظہور حسین خان کھوسہ : میں اپنی جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے اس قرارداد کی پرزور حمایت کرتا ہوں شکریہ۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر میں کچکول علی صاحب کی قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 27 ستمبر 1995ء بوقت تین بجے

سہ پہر تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کی کارروائی چار بج کر تینتیس منٹ پر مورخہ 27 ستمبر1995ء تین بجے (سہ پہر) تک کے لئے ملتوی ہوگئی)